القلم

Al-Qalam

p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077

Volume:27, Issue:1, 2022, pp. 290-304

محل تفکر و تعقل، انسانی دل یا دماغ: تعارف و تجزیہ

Center of Thinking, Human Heart or Brain: Introduction and analysis

Dr. Saeed Ahmad

Visiting Faculty, University of Engineering& Technology, Lahore.

Drsaeed1170@gmail.com

Muhammad Sarwar

Visiting Faculty, SZIC, University of the Punjab, Lahore.

KEYWORDS

Centre of Thinking, Human Heart & Brain, Divine Revelation, Piety, Desired Person of Allah, Hell and Heaven.

Date of Publication: 26-06-2022

ABSTRACT

This article is trying to explore whether the center of thinking in the human body is the heart or brain. According to Holy Quran, Hadiths of the Prophet Muhammad (PBUH), and a majority of Islamic theologians, the center of thinking is the heart in the human body. This can be substantiated based on a large number of Quranic verses & Hadiths where it has been mentioned that the heart is the center of thinking in the human body. On the other hand, modern psychologists and medical scientists along with a few contemporary Islamic theologians including Abul Ala Maududi & Javed Ahmed Ghamdi are of the view that the brain controls thinking in the human body. They say that the heart has no function except pumping and circulating blood in the human body. It is the human brain actually that controls thinking in the human body. If both views are comparatively analyzed, it can be concluded that both heart & brain have the functions of thinking but in different fields. The human brain controls thinking related to the needs of the physical body while the human heart controls thinking related to the soul, spirituality, divine guidance & direction to the right path (Hidayat).

تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے یعنی کائنات میں جتنی مخلوقات ہیں ان سب میں یہ محترم اور معزز ہے۔ شرف انسانی کی سب سے بڑی وجہ اس کا عقل و فہم ہے بشرطیکہ وہ اس کا صحیح استعمال کرے۔ زمانہ قدیم سے اہل علم کے ہاں یہ سوال قابل توجہ رہا ہے کہ عقل و فہم اور اس سے ملتی جلتی کیفیات مثلاً تدبر، تعقل، دانش، حکمت اور تفکر وغیرہ کا انسانی بدن میں کون سا حصہ ہے؟ آیا دماغ ہے یا دل۔ اس بارے میں عام طور پر دو طرح کی آراء ہیں۔ ایک قرآن مجید و کتب سماویہ اور احادیث طیبہ کی ہے جس کے مطابق ان کا محل قلب ہے جس کے لیے قلب کے علاوہ فوأد، لب اور صدر کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں جبکہ دوسری رائے جدید سائنس، معاصر ماہرین طب اور ماہرین نفسیات کی ہے جس کے مطابق ان کا محل دماغ ہے اور قلب انسانی جسم میں ترسیل خون اور بعض جذبات و کیفیات دماغ تک پہنچانے کا دیگر حواس Senses کی طرح ایک آلہ اور ذریعہ ہے۔ زیر نظر مضمون میں دو طرفہ آراء کے چند دلائل اور اس بات کا تجزیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مطلوب انسان Desired Person of Allah کی تشکیل میں ان (دل و دماغ) میں سے کس پر کتنی محنت کی ضرورت ہے اور اس کا کیا طریقہ کار ہے؟

پہلا موقف / رائے

پہلا موقف یہ ہے محل تفکر و تعقل دل ہے۔ متعدد آیات قرآنیہ، احادیث طیبہ، مفسرین، محدثین، حکماء اور فلاسفہ کی ایک کثیر تعداد اس موقف کی م وئید ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔[1]

محل تفکر و تعقل قرآن کی روشنی میں

قرآن پاک کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے محل تفکر و تعقل قلب کو قرار دیا ہے البتہ اس کے لیے لب، فؤاد اور الصدر کے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔ جیسا کہ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ۔[2] أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ۔[3] إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ۔[4] وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَاأُولِي الْأَلْبَابِ۔[5] مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى۔[6] قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ۔[7]

ان آیات کے بارے میں مختلف مفسرین کی آراء درج ذیل ہیں۔

امام فخر الدین رازیؒ کی رائے

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:

أَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى: أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِها أَوْ آذانٌ يَسْمَعُونَ بِها فَالْمَقْصُودُ مِنْهُ ذِكْرُ مَا يَتَكَامَلُ بِهِ ذَلِكَ الِاعْتِبَارُ لِأَنَّ الرُّؤْيَةَ لَهَا حَظٌّ عَظِيمٌ فِي الِاعْتِبَارِ وَكَذَلِكَ / اسْتِمَاعُ الْأَخْبَارِ فِيهِ مَدْخَلٌ، وَلَكِنْ لَا يَكْمُلُ هَذَانِ الْأَمْرَانِ إِلَّا بتَدَبُّرِ الْقَلْبِ لِأَنَّ مَنْ عَايَنَ وَسَمِعَ ثُمَّ لَمْ يَتَدَبَّرْ وَلَمْ يَعْتَبِرْ لَمْ ينتفع ألبتة ولو تفكر فيها سَمِعَ لَانْتَفَعَ، فَلِهَذَا قَالَ: فَإِنَّها لا تَعْمَى

الْأَبْصارُوَلكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ كَأَنَّهُ قَالَ لَا عَمًى فِي أَبْصَارِهِمْ فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ بِهَا لَكِنَّ الْعَمَى فِي قُلُوبِهِمْ حَيْثُ لَمْ يَنْتَفِعُوا بِمَا أَبْصَرُوهُ، وَهَاهُنَا سوالات السُّؤَالُ : هَلْ تَدُلُّ الْآيَةُ عَلَى أَنَّ الْعَقْلَ هُوَ الْعِلْمُ وَعَلَى أَنَّ مَحَلَّ الْعِلْمِ هُوَ الْقَلْبُ الْجَوَابُ: نَعَمْ لِأَنَّ الْمَقْصُودَ مِنْ قَوْلِهِ: قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِها الْعِلْمُ وَقَوْلُهُ: يَعْقِلُونَ بِها كَالدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّ الْقَلْبَ آلَةٌ لِهَذَا التَّعَقُّلِ، فَوَجَبَ جَعْلُ الْقَلْبِ مَحَلًّا لِلتَّعَقُّلِ وَيُسَمَّى الْجَهْلُ بِالْعَمَى لِأَنَّ الْجَاهِلَ لِكَوْنِهِ مُتَحَيِّرًا يُشْبِهُ الأعمى. [8] السُّؤَالُ : أَيُّ فَائِدَةٍ فِي ذِكْرِ الصُّدُورِ مَعَ أَنَّ كُلَّ أَحَدٍ يَعْلَمُ أَنَّ الْقَلْبَ لَا يَكُونُ إِلَّا فِي الصَّدْرِ۔ الْجَوَابُ: أَنَّ الْمُتَعَارَفَ أَنَّ الْعَمَى مَكَانُهُ الْحَدَقَةُ، فَلَمَّا أُرِيدَ إِثْبَاتُهُ لِلْقَلْبِ عَلَى خِلَافِ الْمُتَعَارَفِ احْتِيجَ إِلَى زِيَادَةِ بَيَانٍ: وَهُوَ أَنَّ الْقَلْبَ قَدْ يُجْعَلُ كِنَايَةً عَنِ الْخَاطِرِ وَالتَّدَبُّرِ(الدماغ) كَقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّ فِي ذلِكَ لَذِكْرى لِمَنْ كانَ لَهُ قَلْبٌ [ق: 37] وَعِنْدَ قَوْمٍ أَنَّ مَحَلَّ التَّفَكُّرِ هُوَ الدِّمَاغُ فاللَّه تَعَالَى بَيَّنَ أَنَّ مَحَلَّ ذَلِكَ هُوَ الصَّدْرُ.[9]

امام رازیؒ نے محل تفکر پر تفصیلی بحث کے بعد چند سوالات اٹھا کر خود ہی ان کے جوابات دیئے ہیں کہ دیکھنے اور سننے میں آنکھ اور کان کے ساتھ دل کا بھی بڑا اہم کردار ہوتا ہے کیونکہ اگر اس دیکھنے اور سننے پر غور و فکر نہ کیا جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ سورہ حج کی آیت نمبر 46 اس بات کی دلیل ہے کہ عقل سے مراد علم ہے اور علم کا محل دل ہے اور جہالت اندھا پن ہے۔ قلب کے ساتھ صدر کے ذکر کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ دل سینہ میں ہی ہوتا ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ اندھا پن تو آنکھ کے ڈھیلے Cornea کے خراب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے مگر اسے آنکھ کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے۔ اسی لیے کبھی قلب کے بجائے صدر کا لفظ بھی استعمال ہو جاتا ہے نیز قلب (دل) کو کبھی خاطر (دماغ) بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ سورۃ ق کی آیت نمبر 37 میں ہے۔ لہٰذا جن لوگوں کا خیال ہے کہ محل تفکر دماغ ہے تو یہ خیال صحیح معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں واضح کر دیا ہے کہ محل تفکر اور ہر قسم کے بواعث و ضمائر کا محل دل ہے۔ [10]

علامہ زمخشریؒ کی رائے

يحتمل أنهم لم يسافروا فحثوا على السفر، ليروا مصارع من أهلكهم الله بكفرهم، ويشاهدوا آثارهم فيعتبروا. وأن يكونوا قد سافروا ورأوا ذلك ولكن لم يعتبروا، فجعلوا كأن لم يسافروا ولم يروا. وقرئ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ بالياء، أى: يعقلون ما يجب أن يعقل من التوحيد، ويسمعون ما يجب سماعه من الوحى فَإِنَّها الضمير ضمير الشأن والقصة، أنّ أبصارهم صحيحة سالمة لا عمى بها. و إنما العمى بقلوبهم. أولا يعتدّ بعمى الأبصار، فكأنه ليس بعمى بالإضافة إلى عمى القلوب. فإن قلت: أى فائدة في ذكر الصدور؟ قلت: الذي قد تعورف واعتقد أنّ العمى على الحقيقة مكانه البصر، وهو أن تصاب الحدقة بما يطمس نورها. واستعماله في القلب استعارة ومثل، فلما أريد إثبات ما هو خلاف المعتقد من نسبة العمى إلى القلوب حقيقة ونفيه عن الأبصار، احتاج هذا التصوير إلى زيادة تعيين وفضل تعريف، ليتقرّر أنّ مكان العمى هو القلوب لا الأبصار، كما تقول: ليس المضاء للسيف

ولكنه للسانك الذي بين فكيك، فقولك «الذي بين فكيك» تقرير لما ادّعيته للسانه وتثبيت لأنّ محلّ المضاء هو هو لا غير، وكأنك قلت: ما نفيت المضاء عن السيف و أثبته للسانك فلتة [11]

علامہ زمخشری نے ان آیات کی تفسیر میں بنیادی طور پر دو باتیں لکھی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تفکر و تعقل کو دل کے ساتھ جوڑا ہے کیونکہ جس طرح بینائی آنکھ کی صفت ہے اسی طرح تفکر و تعقل دل کی صفت ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ نے بینائی کا استعارہ دل کے لیے استعمال کیا ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ بینائی سے اچھے اور برے میں پہچان کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح دل سے بھی اچھائی اور برائی کی پہچان کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے باوجود بینائی کے آثار قدیمہ اور مشاہدات قدرت سے عبرت حاصل نہیں کی تو اس کا معنی یہی ہو گا کہ آنکھیں تو بینا ہیں مگر دل اندھا ہے۔

مولانا امین احسن اصلاحی کی رائے

مولانا امین احسن اصلاحیؒ محل تفکر دل کو قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں

دل کے اندھے یعنی یہ عبرت بخش آثار تو ہم نے زمین میں چھوڑے ہی اس لئے ہیں کہ لوگ ان کو دیکھیں اور ان سے عبرت حاصل کریں تاکہ ان کے دلوں کے اندر سوچنے اور ان کے کانوں کے اندر سننے کی صلاحیت بیدار ہو اس لئے کہ اس دنیا کی اصلی آفت یہ نہیں ہے کہ سروں پر جو آنکھیں لگی ہوئی ہیں وہ اندھی ہو جاتی ہیں بلکہ یہ ہے کہ سینوں میں جو دل ہیں وہ اندھے ہو جاتے ہیں! مطلب یہ ہے کہ اگر سروں کی آنکھوں کی بصارت جاتی رہے اور سینے میں بسنے والا دل بیدار ہو تو آدمی نابینا ہو کر بھی تمام حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے لیکن دل کی آنکھیں جیاٹ ہو چکی ہوں تو وہ دیکھتا تو سب کچھ ہے لیکن اسے سوجھتا کچھ بھی نہیں۔ تقابل کا اصول اس کا تقاضا کر رہا ہے۔ چونکہ یہاں حال بے بصیرت لوگوں کا بیان ہو رہا ہے اس وجہ سے ضروری ہوا کہ دل کا پتہ، اس کے مقام و محل کے تعین کے ساتھ دیا جائے کہ اصلی اندھا پن دل کا اندھا پن ہے اور یہ مکذبین رسول اسی اندھے پن میں مبتلا ہیں۔ کوئی ان کے سر کی آنکھیں کھلی دیکھ کر ان کو بینا نہ سمجھے اس لئے کہ آنکھوں کے اندر بصیرت کی روشنی دل کی راہ سے آتی ہے اور ان کے دل کی آنکھیں بالکل اندھی ہیں۔ یہی حال ہمارے موجودہ زمانے کے ماہرین اثریات Archeologists یا متوسمین کا ہے انہوں نے بڑی گہری کھدائیاں کرکے بیشمار آثار سے عجائب خانے تو بھر دیئے لیکن ان کی ساری تحقیق و تفتیش صرف اس نقطہ پر مرتکز ہے کہ یہ آثار پانچ ہزار برس پہلے کی تہذیب کے ہیں، یا سات ہزار برس پہلے کی تہذیب کے! وہ اصل حقیقت جس کی طرف یہ آثار اشارہ کر رہے ہیں نہ کسی کی سمجھ میں آئی ہے، نہ شاید آئے گی حالانکہ قدرت نے یہ آثار اسی حقیت کی تذکیر کے لئے محفوظ کئے اور دلوں کے اندر بصیرت اسی حقیقت تذکر سے پیدا ہوتی ہے [12]

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی رائے

ڈاکٹر اسرار احمدؒ محل تفکر کی تعیین میں قرآن اور جدید سائنس کا تقابل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہر ہر مقام پر عقل، فہم، فکر، سوچ کو دل سے متعلق کیا ہے۔ علاوہ ازیں تمام قسم کے جذبات مثلاً محبت، ہمدردی، رحم، اخوت اور اس کے برعکس جذبات مثلاً نفرت، کینہ، بغض حسد سب کا منبع دل کو قرار دیا ہے۔

جبکہ جدید طب کی رو سے کم از کم عقل، فہم، فکر اور سوچ وغیرہ دل سے نہیں بلکہ دماغ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر میں اس کا خلاصہ یوں پیش کرتے ہیں کہ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ محل تفکر و تعقل دماغ ہے مگر جدید سائنس کا موجودہ نظریہ قابل تغیر و تبدل ہے اور عین ممکن ہے کہ اس تحقیق کے بعد نئی تحقیق میں ان تمام اشیاء کا اصل مرکز دماغ کے بجائے دل ہی کو قرار دیا جائے اور دماغ کی تمام تر فکر اور سوچ بھی دل کے خیالات اور جذبات کے تابع ہو۔[13] لہذا ہمیں ہر وقت یہ بات ملحوظ رکھنی چاہئے کہ بات اسی ہستی کی سب سے زیادہ صحیح ہو سکتی ہے جو خود ان اشیاء کی خالق اور ہر طرح کے قلبی واردات سے پوری طرح واقف ہے۔[14]

ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی کی رائے

ڈاکٹر محمد اسلم صدیقیؒ محل تفکر دل کو قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں

> قرآن کریم کا اسلوب سائنسی نہیں بلکہ ادبی ہے اور قرآن کریم نصیحت کی کتاب ہے سائنس کی نہیں اور جہاں تک ادب اور نصیحت کا تعلق ہے تو ہر دور میں اس میں معتبر حوالہ دلوں ہی کا رہا ہے دماغوں کا نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب تو ارباب سائنس بھی تسلیم کرنے لگے ہیں کہ دل صرف خون کو پمپ کرنے کی مشین نہیں بلکہ اس کے اندر احساسات کی دنیا بھی آباد ہے۔ یہ خوشی اور غم کو محسوس کرتا ہے، حسن و قبح کا اصل معیار قدرت نے اسی کے اندر رکھا ہے اور یہیں سے دماغ کو روشنی اور آنکھ کو بصیرت ملتی ہے۔[15]

محل تفکر و تعقل حدیث کی روشنی میں

محل تفکر و تعقل کے بارے میں قرآن حکیم کی طرح احادیث رسول ﷺ میں بھی متعدد مرتبہ اس کا تذکرہ ہوا ہے۔ ذخیرہ حدیث میں تقریباً چار ہزار سے زائد مرتبہ قلب کا لفظ استعمال محل تفکر و تعقل کے لیے استعمال ہوا ہے۔ سطور ذیل میں ان میں سے ایک معروف حدیث، جو اس موقف کو واضح کرتی ہے، محدثین کی تشریح سمیت درج کی جاتی ہے۔

قال رسول الله ﷺ: "الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ [16]

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی تشریح

هُنَا خَصَّ الْقَلْبَ بِذَلِكَ لِأَنَّهُ أَمِيرُ الْبَدَنِ وَبِصَلَاحِ الْأَمِيرِ تَصْلُحُ الرَّعِيَّةُ وَبِفَسَادِهِ تَفْسُدُ وَفِيهِ تَنْبِيهٌ عَلَى تَعْظِيمِ قَدْرِ الْقَلْبِ وَالْحَثُّ عَلَى صَلَاحِهِ وَالْإِشَارَةُ إِلَى أَنَّ لِطِيبِ الْكَسْبِ أَثَرًا فِيهِ وَالْمُرَادُ الْمُتَعَلِّقُ بِهِ مِنَ الْفَهْمِ الَّذِي رَكَّبَهُ اللَّهُ فِيهِ وَيُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ الْعَقْلَ فِي الْقَلْبِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى فَتَكون لَهُم قُلُوب يعْقلُونَ بهَا وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قلب قَالَ الْمُفَسِّرُونَ أَيْ عَقْلٌ وَعَبَّرَ عَنْهُ بِالْقَلْبِ

لِأَنَّهُ مَحَلُّ اسْتِقْرَارِهِ۔ قَالَ الْقُرْطُبِيُّ لِأَنَّهُ اشْتَمَلَ عَلَى التَّفْصِيلِ بَيْنَ الْحَلَالِ وَغَيْرِهِ وَعَلَى تَعَلُّقِ جَمِيعِ الْأَعْمَالِ بِالْقَلْبِ فَمِنْ هُنَا يُمْكِنُ أَنْ ترد جَمِيع الْأَحْكَام إِلَيْهِ وَاللہ الْمُسْتَعَان[17]

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن حجرؒ نے لکھاہے کہ دل جسم کا باشاہ ہے اگر بادشاہ نیک ہو تو عوام بھی نیک ہوتی ہے اور اگر بادشاہ برا ہو تو عوام بھی بری ہوتی ہے۔ نیز دل کا کام تفکر و تعقل ہے اور اسے قلب سے اس لیے تعبیر کیا کیونکہ تفکر و تعقل سمیت حلال حرام حتی کہ دیگر تمام شرعی احکام کی سمجھ بوجھ کا تعلق بھی دل ہی سے ہے۔

علامہ بدرالدین عینیؒ کی تشریح

قَوْله: (مُضْغَة) أطلقها على الْقلب إِرَادَة تَصْغِير الْقلب بِالنِّسْبَةِ إِلَى بَاقِي الْجَسَد، مَعَ أَن صَلَاح الْجَسَد وفساده تابعان لَهُ، أَو لما كَانَ هُوَ سُلْطَان الْبدن لما صلح صلح الْأَعْضَاء الْأُخَر الَّتِي هِيَ كالرعية، وَهُوَ بِحَسب الطِّبّ أول نقطة تكون من النُّطْفَة، وَمِنْه تظهر القوى، وَمِنْه تنبعث الْأَرْوَاح، وَمِنْه ينشأ الْإِدْرَاك ويبتدىء التعقل، فلهذه الْمعَانِي خص الْقلب بذلك، وَاحْتج جمَاعَة بِهَذَا الحَدِيث، و بِنَحْوِ قَوْله تَعَالَى: {لَهُم قُلُوب لَا يعْقلُونَ بهَا} (الْحَج: 46) على أَن الْعقل فِي الْقلب لَا فِي الرَّأْس. قلت: فِيهِ خلاف مَشْهُور، فمذهب الشَّافِعِيَّة والمتكلمين أَنه فِى الْقلب، وَمذهب أبي حنيفَة، رَضِي الله تَعَالَى عَنهُ، أَنه فِي الدِّمَاغ. وَحكي الأول عَن الفلاسفة، وَالثَّانِي عَن الْأَطِبَّاء. وَاحْتج بِأَنَّهُ إِذا فسد الدِّمَاغ فسد الْعقل. وَقَالَ ابْن بطال: وَفِي هَذَا الحَدِيث أَن الْعقل إِنَّمَا هُوَ فِي الْقلب، وَمَا فِي الرَّأْس مِنْهُ فَإِنَّمَا هُوَ عَن الْقلب.[18]

علامہ بدرالدین عینیؒ نے اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ دل جسم کا باشاہ ہے اگر بادشاہ نیک ہو تو عوام بھی نیک ہوتی ہے اور اگر بادشاہ برا ہو تو عوام بھی بری ہوتی ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ محل تفکر و تعقل کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ چنانچہ شوافع، متکلمین اور فلاسفہ کی رائے یہی ہے جو حدیث زیر بحث سے معلوم ہوتا ہے جبکہ احناف اور اطباء کی رائے میں محل عقل دماغ ہے۔

حکماء وفلاسفہ کے نزدیک محل تفکر و تعقل

محل تفکر و تدبر حکماء وفلاسفہ Philosophers کا بھی موضوع سخن رہا ہے اس لیے ان کی آراء کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ سطور ذیل میں چند مشہور فلاسفہ کا موقف درج کیا جاتا ہے۔

ارسطو کی رائے

مشہور فلسفی ارسطو اور ان کے متبعین محل تفکر و تعقل کے بارے میں اطباء Medical Scientists سے الگ نظریہ رکھتے ہیں۔ ارسطو Aristotle نے محل تفکر و تعقل کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد ثابت کیا ہے کہ اس کا محل دل ہے۔[19] امام رازیؒ نے ان کی اس رائے کو اپنی تفسیر تفصیلاً ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

- یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ جب کوئی آدمی کسی مسئلہ میں بہت زیادہ غور و فکر کرتا ہے اور اس کو حل کرنے میں بہت زیادہ سوچ وبچار سے کام لیتا ہے تو بسا اوقات اسے دل کے اندر اکتاہٹ سی محسوس ہونے لگتی ہے تو

اس معاملہ میں زیادہ غور وفکر کے لیے دل کو مشقت میں ڈالنا پڑتا ہے اگر دل غور وفکر، تحقیق وجستجو پر راضی ہو تو انسان پورے نشاط سے مسئلہ کی تحقیق کر سکتا ہے اور دل میں ملال اور اکتاہٹ ہونے کی صورت میں تحقیق کماحقہ انجام نہیں پاتی۔

- یہ امر بھی تجربہ شدہ ہے کہ بعض آدمی فطری طور پر یا مشکل اور کھٹن مراحل سے گذرنے کی وجہ سے سخت دل ہوتے ہیں اور ان کے برعکس بعض لوگ نہایت نرم دل اور حساس طبع ہوتے ہیں اور ان دونوں طرح کے لوگوں کے افکار وتصورات اور جذبات میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ یہ اختلاف اسی وجہ سے ہے کہ ایک کے دل میں سختی اور شجاعت کا وصف زیادہ ہے لہٰذا اس کے دل نے مناسب سوچ دے کر جوارح سے کام سرزد کرائے جبکہ دوسرے کے دل میں نرمی ہے اور شجاعت کا مادہ قلیل ہے اس لیے اس کا دل مناسب سوچ پیدا کر کے جوارح سے افعال سرزد کرواتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ غور وفکر، سوچ وبچار اور تدبیر نیز افعال جوارح کا مرکز ومنبع قلب ہے اور باقی تمام اعضاء اسی کے تابع ہو کر مصروف کار ہیں۔
- انسان کا دل عام حالات میں، جب کسی قسم کا خوف وہراس نہ ہو تو، اعتدال کے ساتھ اپنی مقررہ حرکات وسکنات کی انجام دہی میں مصروف رہتا ہے لیکن اچانک جب کوئی خطرناک معاملہ یا خوف وہراس کی صورت پیش آجائے تو دل کی دھڑکنوں کے اعتدال میں نمایاں تبدیلی محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور دل میں خوف وہراس سے نکلنے اور نفس کو بچانے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے جس کے لیے تمام اعضاء دل کی ماتحتی میں کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس دل کی ضربات Heart Beats میں اس واضح تبدیلی سے معلوم ہوا کہ خارجی امور سے دل متاثر ہو کر جلد ہی مستقبل کے لیے فیصلہ کرتا ہے اور جوارح اس کے مطابق کام کرنے لگ جاتے ہیں۔[20]

بوعلی سینا کی رائے

بوعلی سینا نے اس موضوع پر حکماء (ارسطو) واطباء کے اختلاف ذکر کرنے کے بعد اپنی رائے یوں ذکر کی ہے کہ بظاہر اطباء Medical Scientists کی رائے درست معلوم ہوتی ہے لیکن نظر دقیق اور تحقیق عمیق In depth research Study کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ارسطو کا موقف ہی صحیح ہے کہ تمام حواس کا مبدأ Origin دماغ Brain سے بھی آگے دل Heart ہے۔[21]

ابونصر فارابی کی رائے

ابونصر فارابی، مشہور حکیم وفلسفی، اپنی کتاب میں دل ودماغ کے تعلق اور ان کی حقیقت بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ قلب Heart عضو رئیس King of the Body ہے جس کے اوپر جسم کے کسی دوسرے عضو Part of Body کی حکومت نہیں اور دوسرے نمبر پر ریاست وحکومت دماغ کا عمل ہے۔ اس میں بھی کسی قدر اقامت کا پہلو پایا جاتا ہے لیکن اس کی حکومت اور ریاست اولی Primary نہیں بلکہ ثانوی Secondary ہے۔ دل دماغ ہی کے سہارے باقی اعضاء پر حکومت کرتا ہے کیونکہ دماغ دل کا خادم ہے اس لیے جو حکم Order دل کا مقصود ہو اس میں باقی اعضاء دماغ کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔[22]

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں متعدد مقامات پر "قلب" سے مراد جوہر نورانی اور لطیفہ ربانی[23] لیا گیا ہے جس کو قلب جسمانی سے خاص تعلق ہے مگر اس تعلق کے ادراک میں انسانی عقول متحیر و مضطرب ہیں۔ اس تعلق کے بارے میں تمثیلاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ جیسے اعراض کا اجسام سے یا صفات کا موصوف سے یا کاریگر کا آلہ سے یا مکین کا مکان سے تعلق ہوتا ہے کچھ اسی طرح قلب روحانی اور قلب جسمانی کا تعلق سمجھ لیا جائے۔ قلب (بمعنی جوہر نورانی) کو کبھی "عقل" سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور کبھی اس پر "روح" کا اطلاق کیا جاتا ہے اور کبھی اس کے لیے لفظ "نفس" بولا جاتا ہے۔ یہی جوہر اور لطیفہ معدن اخلاق و ملکات ہے۔[24] قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں اسی کی اصلاح کا ذکر ہے کیونکہ قلب جسمانی کی اصلاح اور صحت سے بحث طبی مسائل کا نقطۂ نظر ہے اور قرآن پاک اور احادیث کا ہدف نہ ہی طبی دقائق اور باریکیاں بیان کرنا ہے اور نہ ہی سائنسی پیچیدگیوں کا حل تلاش کرنا ہے بلکہ یہ اصلاح خلق کے لیے اللہ تعالیٰ کا نازل فرمودہ کلام ہے جو اللہ نے بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت اور اصلاح و فلاح کے لیے عام فہم اور سادہ انداز میں نازل فرمایا ہے۔

دوسرا موقف / رائے

مفسرین، محدثین ، حکماء اور بہت سارے فلاسفہ کے برخلاف جدید سائنس و ماہرین طب Medical Scientists اور دور جدید کے ماہرین نفسیات Psychologists اس بات پر متفق ہیں کہ انسانی جسم میں دماغ ہی محل تفکر و تعقل ہے۔ ذیل میں ان کی آراء درج کی جاتی ہیں۔

جدید سائنس اور ماہرین طب کی رائے

سائنس لاطینی لفظ Scientia سے مشتق ہے جس کا معنی غیر جانبداری سے حقائق کا ان کی اصلی شکل میں مطالعہ کرنا ہے۔ علت و معلول اور ان سے اخذ شدہ نتائج کو ایک دوسرے سے منطبق کرنے کی کوشش کرنا یعنی فلاں حالات کے تحت فلاں نتیجہ ظاہر ہوگا۔[25] جدید سائنس اور ماہرین طب کے ہاں دماغ Brain ہی محل تفکر و تعقل ہے۔ جدید سائنس دل اور دل کے افعال دھڑکنا، سانس لینا وغیرہ کو جذبات کو نام دیتی ہے اور ان تمام کو دماغ ہی کے افعال سمجھتی ہے۔

At a biological level, all thoughts and emotions are produced by the brain which creates a 'mind' in which you can define things any way you like. Emotions and heart are closely related because observable biological changes like heart-rate, sweat, chest-pounding, breathing, etc. are correlated with emotions.[26]

سائنسی طریقہ کار تجربہ یا مشاہدہ سے حاصل شدہ معلومات کو عقلی اور منطقی دلائل سے پرکھنا اور جمع کرنا ہے۔ نیز سائنسی تحقیقات کی تردید و تصدیق کا واحد معیار اور کسوٹی تجربہ ہے۔ سائنس نے اپنے طویل مشاہدہ اور تجربہ سے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ انسانی جسم میں تفکر، تعقل اور انسانی جذبات کا محل دماغ ہے اور دل صرف ترسیل خون کا کام کرتا ہے۔ چنانچہ اگر دماغ کو چوٹ لگ جائے یا اسے کوئی آفت پہنچ جائے تو حواس معطل ہو جاتے ہیں اور اپنا کام چھوڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح دماغی اعصاب کو اگر نیچے سے مضبوطی سے باندھ یا کاٹ دیا جائے تو اس بندھے یا کٹے

ہوئے عضو کی حس و حرکت ختم ہو جاتی ہے۔ نیز انسان جب نشہ آور چیزیں یا ادویات استعمال کرے تو ان کے اثرات دماغ تک پہنچ جانے کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے کیونکہ حواس (Senses) کے س سگنلز Signals دل کی بجائے دماغ کو جاتے ہیں۔[27] جدید سائنس اور جمہور ماہرین طب کے نزدیک محل تفکر و تعقل دماغ ہی ہے البتہ بعض نئی تحقیقات میں اس کے برعکس رائے بھی پیش کی گئی ہیں۔ محمد علی الشامی اپنے تحقیقی مقالہ میں لکھتے ہیں کہ نئی سائنسی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دل محض پمپنگ کا آلہ نہیں بلکہ اس میں اعصاب بھی ہیں یہاں تک کہ اپنا دماغ بھی رکھتا ہے۔

The recent scientific evidence revealed that the heart is not just a pump, but has its neural network or "Heart Brain". **It is the most powerful system that generates signals in the human body.** In addition, the methods targeting the heart modulate the perception of pain. These methods seem to modulate the key changes that occur in the brain regions and are involved in the cognitive and emotional factors of pain. Therefore, the proposition of the current article "No Heart, No Hurt" may be plausible to emphasize that the heart is a key moderator of pain, irrespective of the role of the brain in the modulation of pain. Although, there appears to be growing foundation to consider this proposition, further clinical trials with robust methodologies are needed.[28]

لارڈ چیسٹر فیلڈ بھی محل تفکر و تعقل دل کو قرار دینے کے قائل نظر آتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ انسان اکثر اوقات فیصلہ کرنے میں دماغ کی بجائے دل کی سنتا ہے۔

Lord Chesterfield is of the view that Men, as well as women, are much oftener led by their hearts than by their understandings.[2930]

اس بات کو ایک مثال سے یوں سمجھایا ہے کہ دو کھانے کی چیزیں اگر سامنے ہوں، ایک صحت کے لیے مفید ہو مگر ذائقہ دار نہ ہو جبکہ دوسرا ذائقہ دار ہو مگر صحت کے لیے زیادہ مفید نہ ہو تو اکثر لوگ صحت کے لیے مفید شے کو چھوڑ کے ذائقہ دار شے کا انتخاب کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں، دل اور دماغ کے درمیان تعلقات پر سب سے بنیادی تحقیق 1970ء اور 1980ء کی دہائی کے اوائل میں ماہر فعلیات یا فزیالوجی جان اور بیٹر یس لیسی (John and Beatrice Lacey) نے کیا۔ اس شعبے کے بنیادی محققین میں سے ایک کیلی فورنیا کے شہر بولڈر کریک میں واقع انسٹی ٹیوٹ آف ہارٹ میتھ میں ریسرچ کے ڈائریکٹر پی ایچ ڈی، Rollin Mc craty ہیں۔ وہ امریکی انسٹی ٹیوٹ آف اسٹریس کے فیلو ہیں، وہ انٹر نیشنل نیورو کارڈیالوجی نیٹ ورک، امریکن آٹونومک سوسائٹی، اور ایسوسی ایشن فار اپلائیڈ سائیکوفزیالوجی اور بائیو فیڈ بیک کی ممبر شپ رکھتے ہیں اور کلائر مونٹ گریجویٹ یونیورسٹی میں پروفیسر رہے ہیں۔ 1991ء میں، میک کراٹی نے اپنے شوق کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا اور ڈاکٹر چالڈری۔۔ Chaldre کو انسٹی ٹیوٹ آف ہارٹ میتھ کے قیام میں مدد کی۔ انہوں نے جو ریسرچ ٹیم اکٹھی کی ہے وہ دل کی طرف سے انسانی جذبات میں کردار پہ تحقیق کرتی ہے۔

ڈاکٹر آرمر (Dr. Armour) نے 1991ء میں دریافت کیا کہ دل کا اپنا "چھوٹا دماغ" یا "قلبی اعصابی نظام) (intrinsic cardiac nervous system ہے۔یہ "قلبی دماغ" یا Heart brain تقریباً 40ہزار ایسے نیورونز پر مشتمل ہے جو دماغ میں موجود اعصابی خلیوں یا نیورانز جیسے ہوتے ہیں یعنی کہ دل کا اپنا اعصابی نظام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، دل دماغ کے ساتھ بہت سے طریقوں میں رابطے میں رہتا ہے، نیورولوجیکل یا اعصابی طور پہ، حیاتیاتی کیمیائی یا بائیو کیمیکل، اور طبی حیاتیاتی یا بائیو فزیکل تمام طریقوں سے۔ واگوس اعصاب یا Vagus nerve ، دل اور دیگر اندرونی اعضاء سے دماغ کی طرف معلومات لے کر جاتی ہے۔ "قلبی دماغ یا دل میں موجود دماغ" سے پیغامات دماغ کے دیگر حصوں جیسا کہ پچھلے حصے راس النخاس یا Medulla, زیر عرشہ یا ہائپو تھالیمس، عرشہ یا تھالمیمس، اور بادامے دار یا امیگڈالا اور دماغی کارٹیکس کو ہدایات دیتے ہیں۔ اس طرح دل دماغ کو اس کے برعکس زیادہ سگنلز بھیج دیتا ہے جتنے دماغ دل کو بھیجتا ہے یعنی کہ دماغ جتنا دل کو کنٹرول کرتا ہے اس سے کہیں زیادہ دل دماغ کو ہدایات دیتا اور اسے کنٹرول کرتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق دل درد کی حس محسوس کرنے اور دماغ کی طرف اس کے پیغامات بھیجنے اور درد کی وجہ سے جذباتی و دیگر محسوسات میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور دل ہی شاید درد کا کلیدی ناظم ہے نہ کہ دماغ۔[31]

دل کا دماغ کو کنٹرول کرنا

اعصابی جسمانی اور طرز عمل دونوں اعداد و شمار اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ دل اور قلبی نظام سے جانے والے پیغامات یا input دماغ میں حسی معلومات جیسا کہ درد، بصارت اور ادراک یا سمجھ بوجھ کی پروسیسنگ پر اثر انداز ہوتا ہے یعنی دل حسی معلومات کی پراسیسنگ کو کم یا زیادہ کر کے متاثر کرتا ہے۔ جذباتی کشیدگی کے دوران، جب دل کی دھڑکن بے ربط ہو تو دل دماغ کو ایک اشارہ دیتا ہے جس کے نتیجے میں دل دماغ کے اعلیٰ افعال جیسا کہ تصور، توجیہ، استدلال اور تخلیقی صلاحیتوں کو روک دیتا ہے. اس عمل کو cortical inhibition کہتے ہیں۔[32]

دل کی دھڑکنوں کا انسانی شخصیت پر اثرات

دل کی دھڑکن اور دل کے ذریعہ بھیجے گئے مقناطیسی فیلڈ کے مابین براہ راست تعلق ہے۔ اس طرح کسی شخص کی جذباتی حالت کے بارے میں معلومات دل کے مقناطیسی میدان میں ذخیرہ کی جاتی ہیں جن کا پورے جسم اور بیرونی ماحول کے ویو فیلڈ میں تبادلہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح دل کا انسانی شخصیت، سوچ اور نفسیات میں بنیادی کردار ہے۔[33]

چھٹی حس کی حقیقت

مک کارٹے کے مطابق دل کا توانائی کے میدان معلومات کے ایک ایسے میدان سے وابستہ ہے جو زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے۔ یہ شہادت ہارٹ میتھ لیبارٹریز میں ہونے والے کئی ایسے تجربات کے بعد سامنے آئی ہے جس کے مطابق جسم دل اور دماغ کے ذریعے کسی واقعے کی معلومات اس کے حقیقی وقوع سے پہلے حاصل کرتا اور پراسیس کرتا ہے اور حیران کن بات یہ ہے کہ دل یہ معلومات دماغ سے پہلے حاصل کرتا ہے۔ یعنی کہ چھٹی حس والی بات

حقیقی ہے اور کسی انہونی کے ہونے سے قبل ہی دل کا گھبراہٹ کا شکار ہونا بالکل حقیقی ہے۔ اس تحقیق سے مک کارٹے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ دل کا کوانٹم ویکیوم اور توانائی کے میدانوں سے براہ راست تعلق رہتا ہے۔[34]

جدید ماہرین نفسیات Psychologists کی رائے

محل تفکر و تعقل کے حوالے سے ماہرین نفسیات Psychologists بھی جدید سائنس اور ماہرین طب کی تائید کرتے نظر آتے ہیں۔

> The heart pumps blood. It is needed for survival. The heart does not have components that manifest as thinking and feeling. The brain/mind allows us to think, feel, and act. The brain/mind is what creates emotions and thoughts. The heart merely supplies blood to the brain and the rest of the body.[35]

البتہ بعض ماہرین نفسیات اس موقف کے بر خلاف دل کو بھی اہمیت دیتے ہیں مگر دماغ اور دل میں سے کسی ایک کو ترجیح دیتے وقت کتراتے بھی نظر آتے ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان دونوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں جس میں دماغ کو فوقیت دیتے ہیں۔ ذیل میں اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

You evaluate your thoughts. Understand the connotations of what you mean by heart or mind. Acknowledge your feelings and then make a rational decision based on both: feelings and thoughts. It would help if you address both sides together as one – think of them as different perspectives. Because, your ‘heart’ will say something that is not always comprehensible, and your ‘mind’ will say something that your heart disagrees with. Don’t let this heart/mind dichotomy fool you. Acknowledge both. Let both inform your choice. Your heart could be your long-term experience guiding you, it could be a feeling you don’t fully understand. Your mind may be evaluating the pros and cons. Or it could be telling you what’s logical. The best decisions come are knowing the details that your mind and heart provide. Use the details. There is no formula. Only the insight into what’s happening on both sides.[36]

جدید سائنس، ماہرین طب Medical Scientists اور ماہرین نفسیات Psychologists کا عمومی موقف یہی ہے کہ انسانی دل محض دماغ سمیت جسم کے تمام اعضاء تک ترسیل خون کا کام کرتا ہے جبکہ تفکر و تعقل سمیت تمام جذبات و احساسات کو دماغ کے افعال بتلاتے ہیں۔ اس کے بر خلاف بعض اطباء اور ماہرین نفسیات کی تحقیقات اس نتیجہ پہ پہنچی ہیں کہ دل محض ترسیل خون کا آلہ نہیں بلکہ جذبات و احساسات کا بھی حامل ہے مگر دل و دماغ کے افعال اور ان کے آپس میں ربط کی وضاحت کیے بغیر کہہ دیتے ہیں کہ اس پہ مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

حاصل کلام

محل تفکر و تعقل کے بارے میں بنیادی طور پر آراء ہیں۔ ایک یہ کہ محل تفکر و تعقل دل ہے۔ یہ رائے قرآنی آیات، احادیث طیبہ کی روشنی میں جمہور مفسرین، محدثین، حکماء اور فلاسفہ کی ہے اور اب بعض جدید ماہرین طب و نفسیات بھی اسی رائے کے موئید نظر آتے ہیں۔ دوسری رائے یہ کہ محل تفکر و تعقل دماغ ہے۔ یہ رائے جدید سائنس اور ماہرین طب و ماہرین نفسیات کی ہے جس کی بنیاد ان تحقیقات و تجربے ہیں جبکہ بعض مفسرین اور اہل علم بھی اس رائے کے موئید نظر آتے ہیں۔ انسان خالق کائنات کی تخلیق ہے اور وہ اس کے ظاہر و باطن، مزاج و نفسیات، کردار اور شخصیت سے بخوبی واقف ہے اور اس نے انسان کا محل تفکر و تعقل دل کو قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں محل تفکر و تعقل کے لیے 17 مرتبہ سے زائد قلب، 3 مرتبہ فوٗاد اور 3 مرتبہ لب کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور جمہور مفسرین نے ان سے دل مراد لیا ہے یہاں تک کہ سورۃ حج میں تو اس موقع پر **فی الصدور** کے الفاظ کا اضافہ بھی کردیا ہے تاکہ کوئی قلب سے دل کے علاوہ کچھ اور مراد نہ لے جبکہ تفکر و تعقل کے لیے دماغ کو مرکز قرار دینا انسانی تحقیقات کا نتیجہ ہے جن کی بنیاد مشاہدہ، مفروضہ اور تجربہ ہے جو یقیناً مفید ہونے کے ساتھ ساتھ ظنی اور تغیر پذیر بھی ہے۔ لہٰذا یقینی طور پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ محل تفکر قلب ہے۔

البتہ ان نقطہ ہائے نظر کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ دماغ انسان کی مادی ضروریات اور ان کی تکمیل کی تدابیر کرنے کے لحاظ سے محل تفکر و تعقل ہے جبکہ دل اس کی روحانی اور اخلاقی ضروریات کی تکمیل کی تدابیر کرنے کے ساتھ ساتھ دماغ کو ایک بیانیہ Perspective مہیا کرنے کے لحاظ سے مرکز تعقل و تفکر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک نقطہ نظر ہے کہ دل اور دماغ خود سوچنے کے ساتھ ساتھ دیگر حواس سے حاصل شدہ معلومات پر غور و فکر کرتے ہیں۔ اور خاص طور پر دماغ ان معلومات کو مختلف اعتبار سے پراسیس بھی کرتا ہے۔ نیز دل اور دماغ میں ناقابل بیان گہرا ربط ہے جس سے وہ ایک دوسرے کو پیغامات بھیجتے ہیں البتہ دل دماغ کے لیے ایک بیانہ Perspective بناتا ہے جس کے نتیجے میں دماغ اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی شخصیت، کردار اور اخلاق کی تعمیر و تخریب میں اصل کردار اس مرکز یعنی دل کا ہے۔ چنانچہ معاشرے میں اللہ تعالیٰ کے مطلوب انسان Desired Person of Allah کا حصول تبھی ممکن ہے کہ اس کے اس مرکز یعنی دل کو اس کے اصل اور فطری کام میں لگادیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی واحوالہ جات

[1] اس موقف کی تفصیلات و دلائل ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ اصطلاحات کی کچھ وضاحت ہو جائے۔ قرآن وحدیث میں محل تفکر کے لیے قلب، فؤاد اور لب کے الفاظ بیان ہوئے ہیں۔ لغت عرب میں قلب کا معنی پھیر دینا ہے۔(لوئیس معلوف، المنجد اردو، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۹۴ء، مادہ ق ل ب) اصطلاح میں اس سے مراد دل، وسط اور کسی بھی چیز کے مغز اور خلاصہ کے لیے بولا جاتا ہے۔(رازی، محمد بن ابی بکر، مختار الصحاح، محقق: یوسف الشیخ محمد، مکتبہ العصریہ الدار النموذجیہ، بیر روت، ۱۹۹۹ء، ص ۲۵۸، مادہ ق ل ب) علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں کہ قلب دل کا ایک ٹکڑا ہے جس کا تعلق نیّات کے ساتھ ہوتا ہے۔اسی طرح امام فراء کے نزدیک اس سے فہم و تدبر بھی مراد لیا جاتا ہے۔(ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ۱۴۱۴ھ، ص ۶۷۸، مادہ: ق ل ب) فوأد جمع افئدہ ہے جس کا معنی دل ہے(رازی، محمد بن ابی بکر، مختار الصحاح، محقق: یوسف الشیخ محمد، مکتبہ العصریہ الدار النموذجیہ، بیر روت، ۱۹۹۹ء، ص ۲۳۳، مادہ ف آ د) البتہ بسا اوقات اس سے عقل و خرد بھی مراد لیا جاتا ہے۔(ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ۱۴۱۴ھ، ص ۶۰۷، مادہ ف آ د) اسی طرح لب کی جمع الباب ہے لغت میں کسی بھی چیز کے خالص حصہ کو لب کہا جاتا ہے(لوئیس معلوف، المنجد اردو، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۹۴ء، مادہ ل ب ب) جبکہ صاحب مختار الصحاح نے اس کا معنی عقل بھی کیا ہے۔(رازی، محمد بن ابی بکر، مختار الصحاح، محقق: یوسف الشیخ محمد، مکتبہ العصریہ الدار النموذجیہ، بیر روت، ۱۹۹۹ء، ص ۲۷۸، مادہ ل ب ب) درج بالا تین اصطلاحات کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ قرآن وحدیث میں عقل و خرد اور تفکر و تعقل کے لیے جو اصطلاحات بیان ہوئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا مادہ ہے جس کا تعلق نیّات اور تفکر و تعقل سے ہے۔ دراصل یہی مادہ ہی انسان کا خلاصہ ہے جس کا محل اللہ نے قرآن میں الصدر یعنی سینہ کو قرار دیا ہے۔(رازی، محمد بن ابی بکر، مختار الصحاح، محقق: یوسف الشیخ محمد، مکتبہ العصریہ الدار النموذجیہ، بیر روت، ۱۹۹۹ء، ص ۱۷۴، مادہ ف آ د)

[2] اعراف ۷:۱۷۹

Āraf 7: 179

[3] حج ۲۲:۴۶

Ḥaḍi 22: 46

[4] ق ۵۰:۳۷

Qāf 50 :37

[5] بقرہ ۲:۱۹۷

Baqarah 2: 197

[6] نجم ۵۳:۱۱

Najmu 53: 11

[7] آل عمران ۳:۲۹

Āl i ʿmrān 3: 29

[8] رازی، محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث، بیروت، 1420ھ، ج23، ص234

Rāzī, Muḥammad bin ʿmar, Mafātī ḥūl Ġāb, Dār Āḥyā āltrāṯ, Birūt, 1420 A.H, vol 23, p 234

[9] رازی، محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث، بیروت، 1420ھ، ج23، ص231

Rāzī, Muḥammad bin ʿmar, Mafātī ḥūl Ġāb, Dār Āḥyā āltrāṯ, Birūt, 1420 A.H, vol 23, p 231

[10] رازی، محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث، بیروت، 1420ھ، ج8، ص195

Rāzī, Muḥammad bin ʿmar, Mafātī ḥūl Ġāb, Dār Āḥyā āltrāṯ, Birūt, 1420 A.H, vol 8, p195

[11] زمخشری، محمود بن عمر، الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل، دار الکتاب العربی، بیروت، 1407ھ، ج3، ص162

Zamaẖšarī, Maḥmūd bin ʿmar, al kašāf ʿn ḥaqāiq al tanzīl wa ʿūn al aqāwīl, Dār ul Kitāb al ʿrbi, 1407 A.H, vol 3, p 162

[12] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاونڈیشن، لاہور، ج ۵، ص ۲۶۴، ۲۶۵

iʾslāhi, Āmēn Āḥsan, Tadabur i Qurān, Fārān Fāūndīšn, Lāhūr, vol 5, pp 264,265

[13] انجینئر محمد علی مرزا نے محل تفکر و تعقل کے بارے میں قرآنی اور جدید سائنسی موقف پر سیر حاصؒ گفتگو کرنے کے بعد فرمایا کہ قرآن نے محل تفکر و تعقل دل کو قرار دیا ہے جبکہ جدید سائنس کا موقف ابھی تک رہا ہے کہ محل تفکر دماغ ہے مگر عین ممکن ہے کہ مستقبل میں سائنسی تحقیقات سے ثابت ہو جائے کہ دماغ کی طرح دل بھی سوچتا ہے۔ آخر میں اپنا راجح موقف یوں بیان کیا کہ جسم کے سوچنے کا منبع دماغ جبکہ روح کے سوچنے کا منبع انسانی دل ہے۔ تفصیل کے لیے ان کی ویڈیو کا لنک بھی درج کیا جاتا ہے۔ https://youtu.be/5mHMZ9bOK5c

[14] ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن، انجمن خدام القرآن، خیبر پختونخوا، جلد ۴، ص ۲۲۳

D'ākt'ar ʾisrār Āḥmad, Bayān ul Qurān, Ānğuman H̱udām ul Qurān, KPK, vol 4, p 223

[15] ڈاکٹر محمد اسلم، روح القرآن، ادارہ ھدی للناس، لاہور، ج ۷، ص ۵۶۸

Siddiqī, D'ākt'ar Muḥammad Āslam, Rūḥul Qurān, idārah Hudal Linnās, Lahore, vol 7, p 568

[16] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار لکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۰، کتاب الایمان، باب فضل من اسبر اَ لدینہ، حدیث 52

Buẖarī, Muhammad bin ʾsmāīl, al ğami al Saḥīḥ, Dar ul Kutub al ʿlamiyyah, Bīrūt, 2000, Kitāb ul ʾimān, bāb Man ʾistbra li dīnihi, Hadith 52

[17] ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دارالمعرفہ، بیروت، 1379، جلد 1، ص 129

ʾibn i Ḥajar, Āḥmad bin Ālī, Fatḥul Bāri, Dār ul Maʿrifah, Birūt, 1379 A.H, vol 1, p 129

[18] بدرالدین عینی، محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، س ن، جلد 1، ص 302

Badrudīn ʿīni, Mahmūd bin Āḥmad, ʿmdatul Qāri, Dār Āḥyā āltrāṯ, Birūt, nd, vol 1, p 302

[19] https://darulifta.info/d/ashrafia/fatwa/nR3/%D8%B9%D9%82%D9%84-%DA%A9%D8%A7-%D9%85%D8%B1%DA%A9%D8%B2-%DA%A9%DB%81%D8%A7%DA%BA-%DB%81%DB%92-%D8%AF%D9%84-%DB%8C%D8%A7-%D8%AF%D9%85%D8%A7%D8%BA

[20] رازی، محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث، بیروت، 1420ھ، ج 23، ص 234

Rāzī, Muḥammad bin ʿmar, Mafātī ḥūl Ġāb, Dār Āḥyā āltrāṯ, Birūt, 1420 A.H, vol 23, p234

[21] https://darulifta.info/d/ashrafia/fatwa/nR3/%D8%B9%D9%82%D9%84-%DA%A9%D8%A7-%D9%85%D8%B1%DA%A9%D8%B2-%DA%A9%DB%81%D8%A7%DA%BA-%DB%81%DB%92-%D8%AF%D9%84-%DB%8C%D8%A7-%D8%AF%D9%85%D8%A7%D8%BA

[22] فارابی، محمد بن ترخان، آراء ایل المدینہ الفاضلہ، ص ۴۸، ۴۹

Fārābi, Muhammad bin Turẖān, al Madinah al Fāḍilah, Dār Āḥyā āltrāṯ, Birūt, nd, p 48, 49

[23] قرآن و حدیث کی نظر میں لفظ قلب دل کی اس کیفیت اور صفت پر بولا جاتا ہے جو تعقل اور تفکر کا ذریعہ ہے اور اسی کیفیت کو اہل علم کبھی لطیفہ اور کبھی نورانی جوہر وغیرہ کہہ دیتے ہیں۔ اور اس کیفیت کا دل سے ایسا ہی گہرا، لازمی اور نظر نہ آنے والا تعلق ہے جیسے اطباء Medical Scientists کے نزدیک دماغ کے ساتھ سوچ اور تفکر کا تعلق ہے جو نہ نظر آتا ہے اور نہ ہی محسوس کیا جا سکتا ہے۔

[24] غزالی، محمد بن محمد، احیاء العلوم الدین، مکتبہ المدینہ، لاہور، س ن، ج ۳، ص ۹۸

Ġazali, Muhammad bin Muhammad, ʾḥyā ul ʿlūm id dīn, Maktabah al Madinah, Lahore, nd, vol 3, p 98

[25] محمود، سید قاسم، سائنس کیا ہے، الفیصل ناشران کتب، لاہور،, 2003، ص 7

Mahmūd, Sayyad Qāsim, Science kiā Hay, al Faysal Nāširān ō Tāğirān i Kūtūb, Lahore, 2003, p 7

[26] https://cognitiontoday.com/the-heart-vs-mind-battle-that-need-not/

[27] غزالی، محمد بن محمد، تہافۃ الفلاسۃ، محقق: الدکتور سلیمان دنیا، دار المعارف، قاہرہ، س ن، ص ۳۵۶

Ġazali, Muhammad bin Muhammad, Tihāfatūl Filāsfah, ed: Dr. Sūlaymān Dūniā, Dār ul Mārif, Qāhirah, nd, p 356

[28] Alshami, Ali M. "Pain: Is it all in the brain or the heart?." *Current Pain and Headache Reports* 23, no. 12 (2019): 1-4.

[29] Shiv, Baba, and Alexander Fedorikhin. "Heart and mind in conflict: The interplay of affect and cognition in consumer decision making." *Journal of consumer Research* 26, no. 3 (1999): 278-292.

[30] Shiv, Baba, and Alexander Fedorikhin. "Heart and mind in conflict: The interplay of affect and cognition in consumer decision making." *Journal of consumer Research* 26, no. 3 (1999): 278-292.

For further details, below mentioned articles can be beneficial.

Campos, Isabel Durães, Vitor Pinto, Nuno Sousa, and Vitor H. Pereira. "A brain within the heart: A review on the intracardiac nervous system." *Journal of molecular and cellular cardiology* 119 (2018): 1-9.

Armour, J. Andrew. "Potential clinical relevance of the 'little brain'on the mammalian heart." *Experimental physiology* 93, no. 2 (2008): 165-176.

Armour, J. Andrew. "Neuroradiology: Anatomical & Functional Principles.

[31] Alshami, Ali M. "Pain: Is it all in the brain or the heart?." *Current Pain and Headache Reports* 23, no. 12 (2019): 1-4.

[32] Fredrickson, Barbara L., and Christine Branigan. "Positive emotions broaden the scope of attention and thought-action repertoires." *Cognition & emotion* 19, no. 3 (2005): 313-332.

[33] Morris, Steven M. "Achieving collective coherence: Group effects on heart rate variability coherence and heart rhythm synchronization." *Altern Ther Health Med* 16, no. 4 (2010): 62-72.

[34] McCraty, Rollin. "The energetic heart: Bioelectromagnetic communication within and between people." *Bioelectromagnetic Medicine. New York: Marcel Dekker* (2004): 541-62.

[35] https://cognitiontoday.com/the-heart-vs-mind-battle-that-need-not/

[36] https://cognitiontoday.com/the-heart-vs-mind-battle-that-need-not/